بقیع
MARCH 2008
مسائل
خزائن العرفان
حصہ دوم
از افادات
حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
ترتیب
مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری
مولوی محمد رضوان القادری نعیمی
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-2439799
Website : www.ishaateislam.net

مسائل خزائن العرفان

﴿حصہ دوم﴾

از افادات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ

ترتیب

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری　　مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

نام کتاب	:	مسائل خزائن العرفان (حصہ دوم)
از افادات	:	حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ
ترتیب	:	مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری، مولوی محمد رضوان القادری نعیمی
سن اشاعت	:	ربیع الاول ۱۴۲۹ھ/ مارچ ۲۰۰۸ء
تعداد	:	۲۴۰۰
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)
		نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website:www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔ اور کتب خانوں پر بھی دستیاب ہے۔

فہرست مضامین مسائل خزائن العرفان

باب الشہادۃ

شہادت و گواہی سے متعلق مسائل

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

(پ۲، رکوع ۱، ۱۴۳، البقرہ)

ترجمہ:۔ اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔ اور یہ رسول تمہارے نگہبان
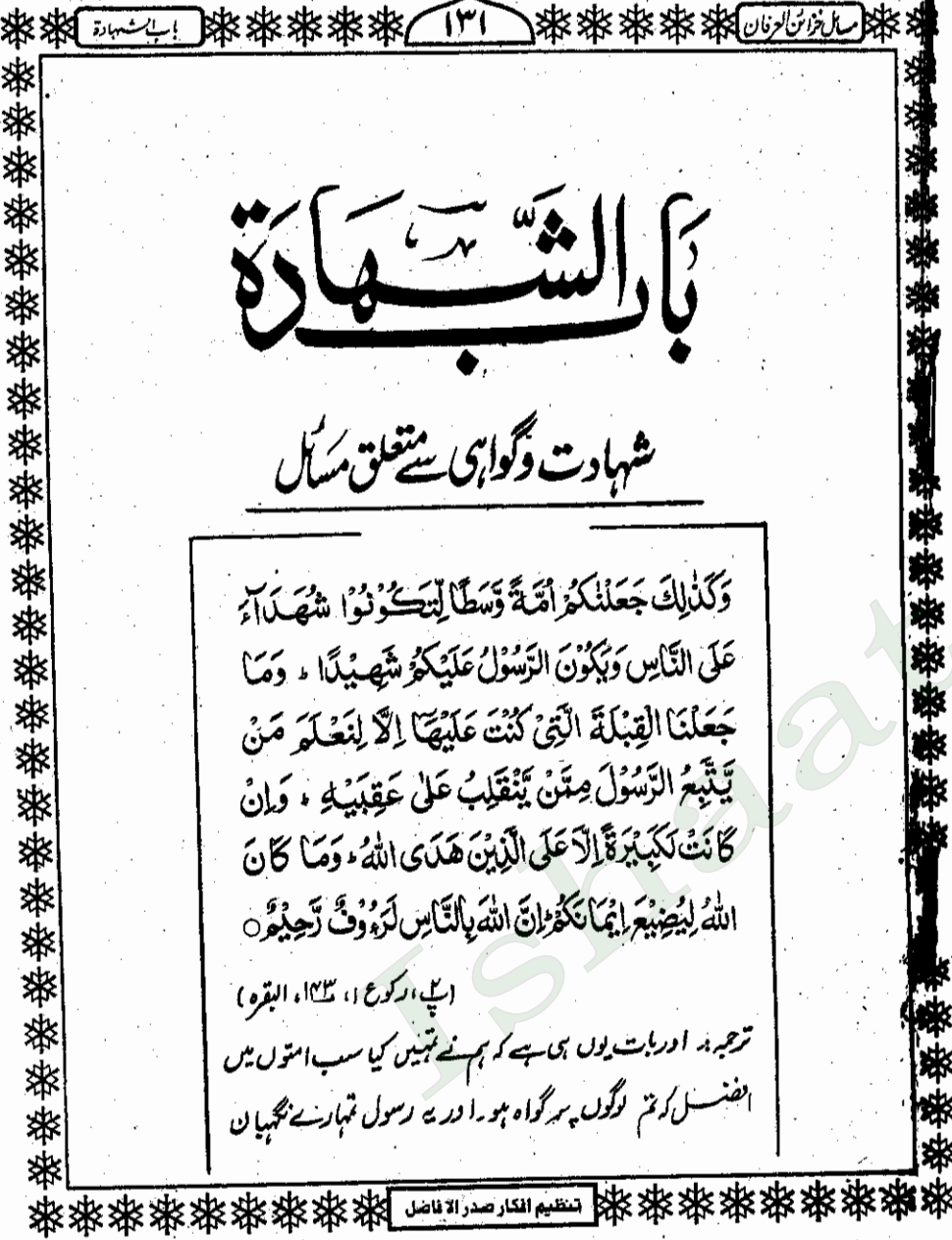
گواہ، اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی
لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔ اور کون
الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر
جنہیں اللہ نے ہدایت کی۔ اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان
اکارت کرے۔ بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ : دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔

مسئلہ : اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے۔

مسئلہ : اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت وعذاب کے فرشتے ان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

مسئلہ : تمام شہادتیں صلحائے امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں۔ اور ان کے معتبر ہونے کے لئے زبان کی نگہداشت شرط ہے۔

مسئلہ : اشیائے معروفہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے۔ یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہوا اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ : اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے، رحمت وعذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ صحاح کی حدیث میں ہے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گذرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا کہ واجب ہوئی۔ پھر دوسرا جنازہ گذرا،

حضور نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا چیز واجب ہوئی۔؟ تو حضور نے فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوئی۔ دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین میں اللہ کے شہداء اور گواہ ہو۔ پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

مسئلہ : یہ تمام شہادتیں صلحائے امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں۔ اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے۔ جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں۔ اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز نہ وہ شافع ہوں گے اور نہ شاہد۔ اس امت کی ایک شان یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین وآخرین جمع ہوں گے۔ اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہونچانے والے نہیں آئے۔ تو وہ انکار کریں گے انبیاء علیہم السلام کہیں گے یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ ہماری شاہد ہے۔ یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی۔ اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد میں ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا کہ تم کیسے جانتے ہو۔ یہ عرض کریں گے کہ یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا اور ان کے ذریعہ سے ہم قطعی اور یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء نے فرض تبلیغ علیٰ وجہ الکمال ادا کیا پھر سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور اس کی تصدیق فرمائیں گے۔ (خزائن العرفان)

وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (پ ۱، رکوع ۱۲، ۱۱۱، البقرۃ)

ترجمہ:- اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو۔ یہ ان کی خیال بندیاں ہیں۔ تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضروری ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل اور نامسموع ہوگا۔ (خزائن العرفان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ
بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ
عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ
يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ
فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ

اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو، اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیئے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے۔ جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے[۱]۔ (کنزالایمان)

(پ ۳ رکوع ۷، ۲۸۲، البقرہ)

مسئلہ: تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہو۔ مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا، اور نسیانی عیوب اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے۔

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہوں کو چھپانا جائز نہیں۔ یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفا کا اختیار ہے۔ بلکہ اخفا افضل ہے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلے اللہ

---

[۱] فائدہ: نہ لکھنے کی صورت میں بات بگڑ سکتی ہے جس میں گواہ و شہادت کی ضرورت پڑ جائے۔

باب الرضاعة

رضاعت سے متعلق مسائل

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

(پ۲۶، رکوع ۲، ۱۵، احقاف)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے

اور اسے اٹھائے پھرنا، اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا اور چالیس برس کا ہوا عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی۔ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ۔ میں تیری طرف رجوع لایا۔ اور مسلمان ہوں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے۔ کیوں کہ جب دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہوئی۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا۔ حولین کاملین تو حمل کے لئے چھ ماہ باقی رہے۔ یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ عنہا کا اور حضرت امام صاحب کا بھی۔ غرض اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوئی۔

(خزائن العرفان)

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○

(پ۲۸، رکوع ۱، ۲، المجادلة)

ترجمہ: اور جو تم میں اپنی بی بیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی

مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہوئے ہیں اور بیشک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں۔ اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: دودھ پلانے والیاں بہ نسبت دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بہ سبب کمال حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلیٰ ہیں۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۝

(پ۲۸، رکوع ۱۷، س۶ الطلاق)

ترجمہ: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان و نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو۔ پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو۔ اور آپس میں معقول طور پر

پر مشورہ کرو۔ پھر اگر باہم مضائقہ کرو۔ تو قریب ہے کہ اسے دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے۔ بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ہو ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں۔ بعد عدت جائز ہے۔ (خزائن العرفان)

مسئلہ: کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لئے مقرر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: غیر عورت بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ: اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ ہے۔

مسئلہ: دودھ پلوائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کے خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔

مسئلہ: اگر دودھ پلوائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں۔ (خزائن العرفان)

باب فضائلِ الانبیاء

انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے فضائل سے متعلق

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

(پ۱، رکوع ۶، آیت ۵۴، البقرہ)

ترجمہ: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیئے بہتر ہے۔ تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے شان انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لن نومن لك کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیئے گئے۔ اور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترک ادب غضب الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولان بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے (خزائن العرفان)

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

(پ۳، رکوع ۱۶، آیت ۷۴، آل عمران)

ترجمہ: اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں۔ (خزائن العرفان)

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

رَبِّهِمْ ، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پ۲، رکوع ۱، ۱۴۴، البقرۃ)

ترجمہ:۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔ تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانوں تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔ اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے۔ اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ سبحان اللہ۔ (خزائن العرفان)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ (پ۶، رکوع ۸، ۲۱، المائدہ)

ترجمہ: اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو۔ کہ نقصان پر پلٹو گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمین کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسرے کے لئے وہ باعث برکت ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا کہ دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہونچے وہ جگہ مقدس ہے۔ اور آپ کی ذریت کی میراث ہے۔ یہ سرزمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام۔ (خزائن العرفان۔)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ (پ۷ رکوع ۴، ۱۰۱، المائدہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ انہیں معاف کر چکا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مفوض ہیں۔ جو فرض فرما دیں وہ فرض ہو جائے اور نہ فرمائیں تو نہ ہو۔

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے حضرت

سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا۔ اور حرام وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔ اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف، کلفت میں نہ پڑو۔

(خازن۔ خزائن العرفان)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝

(پ، رکوع ۵، ۱۱۴، المائدہ)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو، ہمارے اگلے پچھلوں کی، اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا۔ اور خوشیا منانا، عبادتیں کرنا، شکر الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اسی لئے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود ہے۔ اور اللہ تعالے کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَ لُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۝

(پ، رکوع ۱۶ ۸۶، انعام)

ترجمہ: اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس، اور لوط کو، اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیوں کہ عالم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہیں فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی ہے تو ملائکہ پر فضیلت ثابت ہو گئی۔ یہاں پر اٹھارہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔ بیان میں ترتیب نہ زمانے کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے اعتبار سے۔ اور نہ "واؤ" فضیلت و ترتیب کا مقتضی۔ لیکن جس شان سے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر فرمائے گئے ہیں اس میں عجیب حکمت ہے اور وہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا۔ حضرت نوح حضرت ابراہیم اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر فرمایا کیوں کہ یہ انبیاء کے اصول ہیں یعنی ان کے اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے۔ جن کے انساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار سلطنت و اقتدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اس میں حظ وافر دیا۔ اور مراتب رفیعہ میں مصیبت و بلا میں صابر رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا پھر ملک و صبر دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ السلام کو عنایت کئے کہ آپ نے شدت و بلا پر مدتوں صبر فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا فرمایا۔ کثرت معجزات اور قوت براہین

بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کو اس کے ساتھ مشرف فرمایا۔ زہد و ترک دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے حضرت زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے حضرت اسمٰعیل، یسع، یونس، لوط، علیہم الصلوٰۃ والسلام اس شان سے حضرات انبیاء کا ذکر فرمانے اور ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں میں ایک عجیب حکمت نظر آتی ہے۔ (خزائن العرفان)

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِیْنَ۠ ۝

(پ، رکوع ۱۶، ۹۰، انعام)

ترجمہ:۔ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو۔ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیوں کہ خصال و کمال اور اوصاف و شرف آپ میں جمع فرمادیئے اور آپ کو حکم دیا کہ فبھدٰھم اقتدہ تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بیشک سب سے افضل ہیں۔

(خزائن العرفان)

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝

(پ۱۵، رکوع ۳، ۲۶، بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے۔ اور مسکین و مسافر کو، اور فضول نہ اڑا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اگر وہ (رشتہ دار) محارم میں سے ہوں اور محتاج ہوجائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے۔ اور صاحبِ استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا ہے اور ان کی تعظیم و تکریم بجالانا ہے۔ (خزائن العرفان)

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝

(پ۱۶، رکوع ۳، ۱۱۰ الکہف)

"تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔"

مسئلہ : کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنی مثل بشر کہے کیوں کہ جو کلمات اصحاب بطریق عزت و عظمت فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لئے روا نہیں۔ دوم یہ کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے فضائل جلیلہ، اور مراتب رفیعہ عطا فرمائے اس کے ان فضائل و مراتب کو چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر چھوٹے بڑے میں پایا جاتا ہے ان کے کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے۔ سوم یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیار کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے وہ گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد آیہ یُوحیٰ الیّ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم ہونے اور مکرّم عنداللہ ہونے کا مفصل بیان ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۙ

(پ ۲۱، رکوع ۱۷، سورۃ الاحزاب)

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر دوسروں پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی فضیلت کے اظہار کے لئے ہے۔ (خزائن العرفان)

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ (پ ۲۷، سورۃ النجم)

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی پر ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث ہے "رایت ربی بعینی و بقلبی" میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قائل ہوں۔ حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا۔ اور امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گئی۔ (خزائن العرفان)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝

ترجمہ: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

(کنزالایمان) (پ ۳۰، سورۃ الضحیٰ)

مسئلہ : انبیا علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں اور نبوت سے قبل بھی اور نبوت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کے ہمیشہ عارف ہوتے ہیں۔ (خزائن العرفان)

بَابُ الْوَسِیْلَۃ

(وسیلے سے متعلق مسائل)

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ (پ ۱، رکوع ۴، ۳۷ البقرۃ)

ترجمہ: پھر سیکھ لیئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان

(کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت کی روشنی میں ثابت ہوا کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

مسئلہ: اللہ تبارک و تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل

و کرم سے حق دیتا ہے اسی تفضلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے۔

مسئلہ: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں۔ ایک اعتراف جرم، دوسرے ندامت، اور تیسرے عزم ترک گناہ۔ (خزائن العرفان)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ؗ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ○ (پ ۱، رکوع ۱۱، ۸۹ البقرہ)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے۔ تو اللہ کی لعنت منکروں پر (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ (خزائن العرفان)

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (پ۵، رکوع ۶، ۶۴ النساء)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں۔ اور رسول ان کی شفاعت فرمائے۔ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبولوں کا وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ: قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی جَآءُوْكَ میں داخل ہے۔ اور خیرالقرون کا معمول ہے۔

مسئلہ: بعد وفات مقبولان حق کو یا سے ندا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

(خزائن العرفان)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○ (پ۱۵، ۵۷، بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب

کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز ہے اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے۔ (خزائن العرفان)

باب الاذکار

ذکر، تسبیح و تہلیل اور وظائف سے متعلق مسائل

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ○

(پ۲، رکوع ۷، آیت ۱۸۶، البقرہ)

ترجمہ:- اور محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول کرتا ہوں۔ پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں، اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: ناجائز امر کی دعا کرنا ناجائز ہے۔ دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ مقبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے، اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ حدیث میں

ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود شریف پڑھے۔ پھر دعا کرے۔ (خزائن العرفان)

وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ○ (پ۲، رکوع ۹، آیت ۲۰۱-۲۰۲، البقرہ)

ترجمہ: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا؛ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے۔ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا کسب اعمال میں داخل ہے، حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے۔ "اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار"

مسئلہ: مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر جائز اور دین کی تائید و تقویت کیلئے ہے اسی لئے اس کی یہ دعا بھی امور دین سے ہے۔ (خزائن العرفان)

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (پ ۴، ۱۴۷، آل عمران)

ترجمہ: اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جما دے، اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ و استغفار آداب دعا میں سے ہے۔ (خزائن العرفان)

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

(پ ۵، رکوع ۱۲، ۱۰۳، النساء)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے، پھر جب مطمئن ہو جاؤ، تو حسب دستور نماز قائم کرو۔ بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

مسئلہ: ذکر میں تسبیح و تحمید و تہلیل تکبیر و ثنا اور دعا سب داخل ہیں۔ (خزائن العرفان)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۚ

(پ ۸، رکوع ۱۴، ۵۵، الاعراف)

ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادت میں اظہار افضل ہے یا اخفا بعض کہتے ہیں کہ اخفا افضل ہے کیوں کہ وہ ریا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبت پیدا ہوتی ہے، ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر **ریا کا اندیشہ** رکھتا ہو تو اس کے لئے اخفا افضل ہے، اور اگر قلب صاف ہو اور اندیشہ ریا نہ **ہو تو اظہار افضل** ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، **اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا** ہی افضل ہے اور نفلی عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ **ان میں اخفا افضل ہے۔**

دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں **ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز** سے چیخنا وغیرہ۔ (خزائن العرفان)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ (پ۹ ع ۱۴، آیت ۲۰۵، الاعراف)

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو۔ زاری اور ڈر سے، اور بے آواز نکلے زبان سے اور صبح و شام، اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفا دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق اور اخلاص کامل میسّر ہو اس کے لئے وہی افضل ہے۔ (خزائن العرفان)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (پ۱۰، رکوع ۲، آیت ۴۵، انفال)

ترجمہ: اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو۔ اور اللہ کی بہت یاد کرو کہ تم مراد کو پہونچو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی

میں مشغول رکھے، اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ رہے۔ (خزائن العرفان)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ۱۱، رکوع ۵، آیت ۱۲۸، التوبہ)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے اس لئے کہ اس میں ذکر رسول اور ان کی پیدائش پڑھی جاتی ہے۔ (خزائن العرفان)

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ○ (پ۲۷، رکوع ۶، آیت ۳۲، النجم)

ترجمہ: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں، مگر اتنا

کرگناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ تمہیں خوب جانتا ہے۔ تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت میں ریا اور خودنمائی اور خودسرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور اطاعت وعبادات پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔ (خزائن العرفان)

بَابُ الحَظرِ وَالاِبَاحَۃِ

آداب کے متعلق مسائل

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ○

(پ۵، رکوع ۸، ۸۶، النساء)

ترجمہ: اور تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہدو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے (کنزالایمان)

مسئلہ: آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوئے تو بیوی کو سلام کرے۔ ہندوستان میں بڑی غلط رسم ہے کہ زن وشوہر کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں۔ باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کیلئے سلامتی کی دعا ہے۔

مسئلہ: تیز سواری والا کمتر سواری والے کو، اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو، اور پیدل

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ (خزائن العرفان)

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝

(پ۱۵، رکوع ۳۔ ۲۳ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں ایک دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں۔ تو ان سے ہوں نہ کہنا۔ اور انہیں نہ جھڑکنا۔ اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم اپنے آقا سے کرتا ہے۔

(خزائن العرفان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(پ۱۸، رکوع ۱۰، ۲۷، النور)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ۔ جب تک اجازت نہ لے لو۔ اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہ تم دھیان کرو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت نہ داخل ہونا چاہیئے۔ اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے، الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے، یا کھنکارے جس سے مکان والے کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے۔ یا یہ کہے کہ مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؛ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو۔ خواہ وہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے ملاقات ہو جائے تو پہلے سلام کرے پھر اجازت چاہے۔ اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہے کہ "السلام علیکم" کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے۔ پھر سلام کرے۔ (مدارک، کشاف احمدی)

مسئلہ: اگر دروازے کے سامنے کھڑا ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔

مسئلہ: حدیث شریف میں ہے کہ اگر گھر میں ماں ہو تو جب بھی اجازت طلب کرے۔

(موطا امام مالک، خزائن العرفان)

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ

اَزۡکٰی لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ○

(پ۱۸، رکوع ۱۰، ۲۸، ۱۸، النور)

ترجمہ:- پھر اگر ان میں (غیر کے مکان میں) کسی کو نہ پاؤ، جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو۔ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے۔ اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے [1] (کنز الایمان)

مسئلہ: کسی کا دروازہ کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازے پر ایسا کرنا اور ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ○

(پ۱۸، رکوع ۱۰، ۳۰، النور)

ترجمہ:- مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے، بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور حرّہ

---

[1] فائدہ:- نوعیت مسئلہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔

اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے "ان لم یامن من الشھوۃ امن منھا فالممنوع النظر الی ماسوی الوجہ والکف والقدم ومن یامن فان الزمان زمان الفساد فلا یحل النظر الی الحرۃ الاجنبیۃ مطلقا من غیر ضرورۃ" مگر بحالت ضرورت قاضی و گواہ کو اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے۔ اور طبیب کو موضع مرض کا بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: خوبصورت مرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مدارک واحمدی)

(خزائن العرفان)

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَ یَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَ لَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ لۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪ وَ لَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اٰبَآئِہِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِہِنَّ اَوۡ نِسَآئِہِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ؕ وَ تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ

الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

(پ١٨، رکوع ١٠، ٣١، النور،)

ترجمہ :۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر، یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں۔ یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں۔ یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار، اور اللہ کی طرف توبہ کرو۔ اے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔

مسئلہ : ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنّین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔

مسئلہ : اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔

مسئلہ : اسی لئے چاہیئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھ نہ پہنیں، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ

تعالیٰ اس قوم کی دعائیں قبول نہیں فرماتا۔ جن کی عورتیں جھانجھ پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جب زیور کی آواز عدم مقبول دعا کا سبب ہے۔ تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کتنی موجب غضب الہٰی ہے۔ پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ اللہ کی پناہ۔
(تفسیر احمدی، خزائن العرفان)

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

(پ١٨، رکوع ١٤، ٦١، النور)

پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو، ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ، اللہ یوں ہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ :۔ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔ اور غیر کے گھر میں مالک مکان کو سلام عرض کرے۔

مسئلہ : اگر خالی مکان میں داخل ہو تو یہ کہے "السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والسلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ السلام اہل البیت ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں

مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو السلام علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہے (شفا شریف) ملّا علی قاری نے شرح شفا شریف میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

(پارہ ۲۲، ع ۳، الاحزاب)

ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو۔ جب تک اذن نہ پاؤ۔ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی

راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو۔ اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ۔ نہ یوں کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی۔ تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے۔ اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔ جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو۔ تو پردے کے باہر سے مانگو، اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں، اور ان کے دلوں کی، اور تمہیں نہیں پہونچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو، اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے۔ شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے آیت "واذکرن ما یتلی فی بیوتکن"۔ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے۔

رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک اس میں رہیں وہ حضور کی ملک تھے۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی۔ اسی لئے ازواج طاہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے۔ اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (خزائن العرفان)

فضائل کے مسائل

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۚ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ (پ۳، رکوع ۱۲، ۳۷ آل عمران)

ترجمہ: تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا۔ اور اسے ذکریا کی نگہبانی میں دیا۔ جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے۔ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے۔ بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے فصل اور بے موسم بے وقت اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے تو وہ بیشک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے۔ بایں خیال آپ نے دعا کی۔

(خزائن العرفان)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

(پ۱۰ رکوع ۱۲، ۴۰ التوبہ)

ترجمہ:۔ اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت
سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا۔ صرف دو جان سے۔ جب
وہ دونوں غار میں تھے۔ جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا۔
بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا
اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔ اور کافروں
کی بات نیچے ڈالی۔ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت
والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ:۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے
حسن ابن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے
وہ نص قرآنی کا منکر اور کافر ہے۔ (خزائن العرفان)

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○
(پ ۱۲، رکوع ۷، ۷۳ ھود)

ترجمہ:۔ فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو۔ اللہ کی رحمت
اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بیشک وہی ہے سب خوبیوں والا
عزت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ:۔ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے کیا جائے تعجب ہے؟ تم اس
گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات' اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے اس
آیت سے یہ ثابت ہوا کہ سرکار کی بیبیاں اہلبیت میں داخل ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (پ ۱۳، رکوع ۱۳، سورۃ ابراہیم)

ترجمہ: اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں
صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے۔ جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے
جسے چاہے۔ اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں افضل ہے (اس لئے کہ افضل الانبیاء
صلے اللہ علیہ وسلم عربی ہیں اور ان کی زبان بھی عربی ہے۔) (خزائن العرفان)

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ
بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ

اَعۡلَمۡ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ○ (پ١٥، رکوع ١٥، ١٨/٢١ کہف)

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی، کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے۔ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ۔ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے۔ وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔ (خزائن العرفان) (یہ مضمون اصحاب کہف کے سلسلہ میں ہے)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ○ (پ١٦، رکوع ٩، ٩٦/١٩، مریم)

ترجمہ: "بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے، عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کردے گا۔" (کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ مومنین وصالحین اور اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ

ان کی محبت کی دلیل ہے، جیسے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سر سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیت ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡكُمۡ وَالسَّعَةِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰكِیۡنَ وَالۡمُهٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

(پ١٨، رکوع ٩، ٢٢/٢٤، النور)

ترجمہ :- اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیئے کہ معاف کریں۔ اور درگذریں، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علویت شان اور مرتبت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولی الفضل فرمایا۔ (خزائن العرفان)
(اس مسئلہ کو سمجھنے کیلئے تفسیر دیکھیں)

وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا

قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○

(پ۱۹، رکوع ۴، آیت ۷۴ الفرقان)

ترجمہ: اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بی بیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو اپنی سرداری اور پیشوائی کی رغبت وطلب چاہیئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے۔ اس کے بعد ان کی جزا ذکر فرمائی ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ○

(پ۲۱، رکوع ۱۸، آیت ۱۳ الاحزاب)

ترجمہ: اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے مدینہ والو یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔ تم گھروں کو واپس چلو۔ اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اذن مانگتا تھا۔ یہ کہہ کر ہمارے گھر بے حفاظت

ہیں۔ اور وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ (خزائن العرفان)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

(پ۲۲، رکوع ۴، آیت ۵۶، الاحزاب)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے نبی پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(کنزالایمان)

مسئلہ: درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

درود شریف: اللہ تعالیٰ کی طرف حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے۔ علماء نے اللّٰھم صلے علیٰ محمد کے معنیٰ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما۔ دنیا میں ان کا دین بلند کرکے اور ان کی دعوت غالب فرماکر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کرکے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرماکر اور ان کا ثواب زیادہ کرکے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت

کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ اور تمام پر ان کی شان بلند کرکے۔

مسئلہ: درود شریف کی بہت فضیلیں ہیں اور برکتیں ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔ (الخزائن العرفان)

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًاؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۝

(پ ۲۵، رکوع ۴، آیت ۲۳، الشوریٰ)

ترجمہ: یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے۔ اور اچھے کام کئے۔ تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے۔ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں، بیشک اللہ بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں

ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آل علی آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس مراد ہیں (رضی اللہ عنہم) اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد جن پر صدقہ حرام ہے، اور وہ حضرات بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں۔ حضور کی ازواج مطہرات حضور کی اہلبیت میں داخل ہیں۔

مسئلہ: حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہیں۔ (جمل وخازن وغیرہ۔ خزائن العرفان)

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَۚ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًاۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۝

(پ ۲۶، رکوع ۱۰، آیت ۱۶، الفتح)

ترجمہ: ان پیچھے رہ گئے گنواروں سے فرماؤ، عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔ کہ ان سے لڑو۔ یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے۔ اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا۔ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے۔ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

(کنزالایمان)

مسئلہ: یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ (خزائن العرفان)۔ (اس مسئلہ کو سمجھنے کیلئے تفسیر دیکھئے)

مال غنیمت کے متعلق مسائل

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے، اگر تم ایمان لائے ہو۔ اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندوں پر فیصلہ کے دن اتارا، جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں، اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے، اس میں سے چار حصے غانمین کے ہیں۔

مسئلہ: غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے پانچواں حصہ (جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا) وہ رسول اللہ صلے اللہ کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے قرابت والوں کے لئے ہے

اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہیں

مسئلہ: رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

مُردار جانوروں کے احکام

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(پ۲، رکوع ۵، ۱۷۳، البقرہ)

ترجمہ: اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (کنز الایمان)

مسئلہ: مردار جانوروں کا کھانا حرام ہے مگر اسکا پکا ہوا چمڑا کام میں لانا۔ اور اس کے بال، سینگ، ہڈی، سُم، پٹھے سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو۔ دوسری آیت میں فرمایا اودماً مسفوحا

مسئلہ: خنزیر نجس العین ہے اس کا گوشت و پوست بال ناخن وغیرہ تمام اجزا نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔

مسئلہ: جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ غیر خدا کا نام بغیر عطف ملایا تو مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا جائے مثلاً یہ

کہاکہ عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا یا جن اولیائے کرام کے لئے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ (خزائن العرفان)

جوئے کی حرمت کے مسائل

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِؕ قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَاِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ (پ۲، رکوع ۱۲، ۲۱۹ البقرہ)

ترجمہ: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔ تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔ تم فرماؤ جو فاضل بچے، اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا و آخرت کے کام سوچ کر کرو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: شطرنج اور تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جاتی ہے سب جوئے میں داخل ہیں اور حرام ہیں۔ (خزائن العرفان)

قسم کا کفّارہ

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

ترجمہ: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو کہ احسان اور پرہیز گاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کر لو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

(پ۲، رکوع ۱۲، ۲۲۴، البقرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھائے تو اس کو چاہیئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی کے امر پر قسم کھالی اور معلوم ہوا کہ خیر، اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیئے کہ اس امر خیر کو کرے۔ اور قسم کا کفارہ دے۔

مسئلہ: بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

مسئلہ: قسم تین طرح کی ہوتی ہے۔ قسم لغو، غموس، منعقدہ، لغو یہ ہے کہ کسی گذرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ غموس، یہ کہ کسی گذرے ہوئے امر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا۔ منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کرے، اور قسم کھالے۔ اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے۔ اور کفارہ بھی لازم۔ (خزائن العرفان)

تنظیم افکار صدر الافاضل

قصر نمازوں سے متعلق احکام!

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ (پ۵، رکوع ۱۲، ۱۰۱، النساء)

ترجمہ:۔ اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے۔ بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: خوف کفار قصر کے لئے شرط نہیں۔ حدیث یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں پھر کیوں قصر کریں۔ فرمایا کہ اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔ اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں کیونکہ جو چیزیں قابل تملیک نہیں ان کا صدقہ اسقاط محض ہے۔ رد کا احتمال نہیں رکھتا آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لئے آیت میں اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں حضرت عبداللہ بن عمر کی قرأت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ان یفتنکم بغیر خفتم کے ہے۔ صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے تھے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اور احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد لازم آتا ہے۔ لہٰذا قصر ضروری ہے۔

مسئلہ: (مدّتِ سفر) جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات تین دن کی مسافت ہے۔ جو اونٹ یا پیدل کی مسافت سے متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو۔ اور اس کی مقدار بھی خشکی اور دریا پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہے۔ جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والی تین روز میں طے کرتے ہیں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔

مسئلہ: مسافر کی جلدی اور دیری کا اعتبار نہیں، خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور ایک روز کی مسافت تین روز میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا۔ غرض اعتبار مسافت کا ہے۔ (خزائن العرفان)

نمازِ خوف

نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کرے اور دشمن کے مقابل جائے۔ اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی۔ وہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت پوری پڑھے۔ پھر فقط امام سلام پھیرے۔ اور پہلی جماعت آکر بغیر قرأت کے پڑھے اور سلام پھیر دے۔ اور دشمن کے مقابل چلی جائے۔ پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی۔ اس کو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیر دے۔ کیوں کہ یہ سب مسبوق ہیں۔ اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور کے بعد بھی نماز خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں۔ حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔

ضروری مسائل: حالتِ سفر میں اگر صورتِ خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو یہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے۔ اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔ (خزائن العرفان)

تیمم کے متعلق مسائل

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ○

(پ۵، رکوع ۴، ۴۳، النساء)

ترجمہ: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو۔ یا تم نے عورتوں کو چھوا۔ اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے

والا، اور بخشنے والا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : یہ حکم مریضوں، مسافروں اور جنابت وحدث والوں کو شامل ہے۔ جو پانی نہ پائیں، یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں۔ (مدارک)

مسئلہ : پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہوتا ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہو جاتا ہے اسی طرح تیمم سے حتّٰی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ : تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنیوالے کی اقتدا صحیح ہے۔

(خزائن العرفان)

وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ○

(پ۱۸، رکوع ۸، ۱۶، النور)

ترجمہ :۔ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہونچتا کہ ایسی بات کہیں، الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔

کنزالایمان

مسئلہ : ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے، اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں، تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابل نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابل نفرت ہے۔

(خزائن العرفان)

قسم

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (پ۱۸، رکوع ۹، ۲۲، النور)

ترجمہ : اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش

والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیے کہ اس کام کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ (خزائن العرفان)

بدمذہب سے تعلقات

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا۝
(پ۱۹، رکوع ۱، ۲۹، الفرقان)

ترجمہ: بیشک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے (کنزالایمان)

مسئلہ: بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت حرام

ممنوع و حرام ہے۔ (خزائن العرفان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں۔ (خزائن العرفان)

مومن کو حقیر سمجھنا

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ۝

ترجمہ: بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں
(پ۱۹، رکوع ۱۰، ۱۱۱، الشعراء)

مسئلہ: مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں۔ خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار کیوں نہ ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔ (مدارک، خزائن العرفان)

عمل کو باطل کرنا

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ○ (پ۲۶ رکوع ۸، ۳۳، محمد)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو۔ اور رسول کا حکم مانو، اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی بھی عمل لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔ (خزائن العرفان)

توبہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

ترجمہ: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کا برا نام

نہ رکھو۔ کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر۔ فاسق کہلانا، اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (کنزالایمان) (پ۲۶، ۱۱ الحجرات)

مسئلہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہے تو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اس میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جس سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو۔ اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق، اور حضرت عمر کا فاروق، اور حضرت عثمان کا ذوالنورین، اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے اعمش، اعرج، وغیرہ۔ (خزائن العرفان)

بدگمانی

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○ (پ۲۶ ع ۴، ۱۲، الحجرات)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو، بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔ اور عیب نہ ڈھونڈو اور غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے۔ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : مومن صالح کے ساتھ بدگمانی ممنوع ہے۔ اسی طرح اس کا کوئی کام سنکر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں، اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گمان دو طرح کا ہے ایک۔ یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ : گمان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان، اور ایک ممنوع و حرام۔ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا۔ اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا، ایک ناجائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظاہر ہوں۔

مسئلہ : غیبت باتفاق کبائر میں سے ہے غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

مسئلہ : فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

مسئلہ : حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا۔ (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن، تیسرا بادشاہ ظالم، یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔

بدعت کی مدحت و مذمت

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

ترجمہ:۔ پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا۔ اور اسے انجیل عطا فرمائی۔ اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی۔ اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی۔ ہم نے ان پر مقرر نہ

کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی۔ پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ اسے نباہنے کا حق تھا۔ تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا۔ اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ اسی آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا۔ اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہیئے۔ ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے اور وہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے کہ جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے۔ اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہونچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات ہیں۔ ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ (خزائن العرفان)

نسخ سے متعلق مسائل

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○

(پ ۱ رکوع ۱۳، آیت ۱۰۶، البقرہ)

ترجمہ: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آدیں گے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (کنزالایمان)

مسئلہ : جسطرح ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی۔

مسئلہ : نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے اور کبھی حکم کا۔ اور کبھی تلاوت و حکم دونوں کا۔

(خزائن العرفان)

حسد

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○

(پ ۱ رکوع ۱۳، آیت ۱۰۹، البقرہ)

ترجمہ :۔ بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر

ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم چھوڑو، اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

مسئلہ: حسد حرام ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت، یا اثر و وجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہے تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں۔ اور حرام بھی نہیں۔ (خزائن العرفان)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ (پ۱ رکوع ۱۱، سنہ ۹۰، البقرہ)

ترجمہ:۔ کس برے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اتارے سے منکر ہوں، اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے، تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔ (خزائن العرفان)

مسئلہ: حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

حق چھپانا

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

(پ۲ ارکوع ۱، آیت ۱۴۶، البقرہ)

ترجمہ:۔ اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: حق کا چھپانا معصیت و گناہ ہے۔ (خزائن العرفان)

رہن کا ثبوت

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي

اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۠ (پ۳، رکوع ۷، ۲۸۳، البقرہ)

ترجمہ: اور سفر میں اگر تم لکھنے والا نہ پاؤ، تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کر دے، اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی نہ چھپاؤ۔ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا۔ اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارکہ یہودی کے پاس گرو رکھ کر بیس صاع جو لئے۔

مسئلہ: اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ خزائن العرفان

اتحاد

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ

مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۠

(پ۴، رکوع ۱، ۱۰۵، آل عمران)

ترجمہ: اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے، اور ان میں پھوٹ پڑ گئی، بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت میں مسلمانوں کو آپسی اتفاق واتحاد اور اجتماع کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں۔ اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔

(اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ۔ خزائن العرفان)

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۠

(پ ، رکوع ۹ ، ۱۵۳ ، الاعراف)

ترجمہ: اور جنہوں نے برائیاں کیں، اور ان کے بعد توبہ کی، اور ایمان لائے، تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرلیتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان سب کو معاف فرمادیتا ہے۔ (خزائن العرفان)

جزیہ کا حکم

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

(پ ، رکوع ۱۰ ، ۲۹ ، التوبہ)

ترجمہ: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور

اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے۔ جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر (کنز الایمان)

مسئلہ: جزیہ نقد لیا جاتا ہے۔ ادھار نہیں۔

مسئلہ: جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہوکر دینا چاہیئے۔

مسئلہ: پا پیادہ لیکر، حاضر ہوکر، کھڑے ہوکر پیش کرے۔

مسئلہ: قبول جزیہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوائے مشرکین عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔

مسئلہ: اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہوجاتا ہے۔

حکمت: جزیہ مقرر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے تاکہ وہ اسلام کے محاسن، و دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نعت و صفت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں۔ (خزائن العرفان)

دفع تہمت میں سعی

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ

اَیْدِیَھُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِھِنَّ عَلِیْمٌ ○

(پ۱۲، رکوع ۱۱، ۵۰، یوسف)

ترجمہ :- اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ۔ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کی طرف پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہونچا۔ بادشاہ نے سنکر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔ (خزائن العرفان) (تفصیل دیکھنے کیلئے تفسیر دیکھئے)

تقلید ائمہ کا ثبوت

بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ○

(پ۱۴، رکوع ۱۲، ۴۴، النحل)

ترجمہ :- روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر، اور اے محبوب ہم نے تمہاری

طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو انکی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

سکوت

فَکُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ○

(پ۱۶ رکوع ۵، ۲۶، مریم)

ترجمہ :- تو کھا اور پی، اور آنکھ ٹھنڈی رکھ، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔ تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : سفیہ کے جواب میں سکوت اور اعراض چاہیئے۔ (یہ واقعہ حضرت مریم رضی عنہا کے بارے میں ہے)

مسئلہ : کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولی ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

غرور

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○

(پ ۱۳ رکوع ۹، آیت ۲۶، الرعد)

ترجمہ:۔ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ فرماتا، اور تنگ کرتا ہے۔ اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے، اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں۔ مگر کچھ دن برت لینا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: دولت پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔ (خزائن العرفان)

نبیذ کا حکم

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○

(پ ۱۴، رکوع ۱۵، آیت ۶۷، النحل)

ترجمہ:۔ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیذ بناتے ہو، اور اچھا رزق، بیشک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو (کنز الایمان)

مسئلہ: مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں، یہ حد سکر تک نہ پہنچے، اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت احادیث اس کی دلیل ہیں۔ (خزائن العرفان)

سزا میں زیادتی حرام ہے

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ○ (پ ۱۴، آیت ۱۲۶، النحل)

ترجمہ:۔ اور اگر تم سزا دو تو ایسی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو، تو بیشک صبر کرنے والوں کیلئے صبر سب سے اچھا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کر دینا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)

زنا و تہمت

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

(پ۱۸، رکوع ۷، ۲، النور)

ترجمہ:۔ جو عورت بدکار ہو اور جو مرد، تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے۔ اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر، اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ کنزالایمان

مسئلہ: مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہونچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو۔ اور عورت کو کوڑا لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے۔ نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں، البتہ اگر پوستین، یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم آزاد مرد اور آزاد عورت کا ہے۔ اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں۔ جیسا کہ سورہ نساء میں مذکور ہو چکا۔

ثبوتِ زنا: زنا کا ثبوت یا تو چار ثقہ مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا، اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا۔ اگر سب بیان کر دیا تو زنا ثابت ہو گا۔ ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہو گا۔ بغیر اس کے ثبوت نہ ہو گا۔

لواطت: لواطت زنا میں داخل نہیں۔ لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے چند قول مروی ہیں۔ آگ میں جلا دینا غرق کر دینا، بلندی سے گرا دینا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ تفسیر احمدی۔ (خزائن العرفان)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○

(پ۱۸، رکوع ۱، ۷، المومنون)

ترجمہ: تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیلتے تھے۔ (خزائن العرفان)

زنا سے متعلق احکام کی تفصیل

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ

(پ ۱۸، رکوع ۷، ۸، النور)

ترجمہ:۔ اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں، پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں۔ تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ۔ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے۔ اسی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا ہے۔ یا اس کے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔

مسئلہ: اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں، اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو، تو وہ مردود الشہادہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی ان کی گواہی قبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔

مسئلہ: زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔

مسئلہ: حدِ قذف مطالبہ مشروط ہے۔ جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ: مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے۔ اگر وہ زندہ ہو، اور اگر وہ مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔

مسئلہ: غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو زانی یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے۔ یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص پارسا ہو جائے گا۔ اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔

مسئلہ: اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو اس پر حدِ قذف قائم نہ ہوگی۔ بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم کوڑے لگانا ہے۔ اور اگر کسی شخص نے زنا کے سوا کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مخنث، اے بددیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دیوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرامزادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔

مسئلہ: امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے پہلے ہی معاف کرنے کا حق ہے۔

مسئلہ: اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔

مسئلہ: تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے والے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیوں یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت بھی مشروط نہیں۔

> وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝
>
> (پ۱۸، رکوع ۷، ۹، النور)
>
> ترجمہ: اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو (کنزالایمان)

مسئلہ: جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرنے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو۔ اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی۔ اور عورت پر لعان واجب ہوگا۔ انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے۔ یا شوہر کے الزام

لگانے کی تصدیق کرے۔ اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی۔ اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو۔ اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی، اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں۔ اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہوں مثلاً غلام ہو یا کافر یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا۔ اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی۔ اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو۔ اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو، یا بچی ہو یا مجنونہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی، اور نہ لعان۔ (خزائن العرفان)

> لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝
>
> (پ۱۸، رکوع ۸، ۱۲ النور)
>
> ترجمہ: اور کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا یہ کہتے ہوئے یہ کھلا گمان ہے۔
>
> (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا جائز نہیں۔ جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔ (خزائن العرفان)

صدقات سے متعلق مسائل

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰیؕ

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش [1]

(کنزالایمان۔ پ۲۷، رکوع ۷، ۳۹ النجم)

مسئلہ: بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات وطاعات سے جو ثواب پہونچایا جاتا ہے۔ وہ پہونچتا ہے۔ اور اس پر علمائے امت کا اجماع ہے۔ اسی لئے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ سوئم چہلم برسی وعرس وغیرہ طاعات وصدقات سے ثواب پہونچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے۔ اسی آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو۔ دنیا ہی میں وسعت رزق تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی یہ بھی مفسرین نے بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمادے۔

---

[1] فائدہ: آیۃ کریمہ کی مکمل معرفت کے لئے تفسیر بھی دیکھیں۔

اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لئے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اس مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لئے کی گئی۔ کیوں کہ اس کا کرنے والا مثل نائب وکیل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَالَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ

ترجمہ: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے (کنزالایمان)

(پ۲۹، رکوع ۷، ۲۴۔ المعارج)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صدقات مستحبہ کے لئے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز اور قابل مدح ہے۔ (خزائن العرفان)

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآىٕلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

(پ۲، رکوع ۶، ۱۷۷ البقرہ)

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے۔ رشتہ داروں اور سائلوں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو، اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں، اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے

وقت یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی۔ اور یہی پرہیزگار ہیں۔

(کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔

مسئلہ : حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ داروں کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (خزائن العرفان)

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○

(پ۲، رکوع ۱۰، ۲۱۵، البقرہ)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے۔ اور جو بھلائی کرو، بیشک اللہ اسے جانتا ہے

(کنز الایمان)

مسئلہ : آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے۔ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں

(جمل وغیرہ، خزائن العرفان)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (پ۲، رکوع ۱۱، ۲۱۸، البقرہ)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: یرجون سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الٰہی ہے۔ (خزائن العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ (پ۳، رکوع ۵، ۲۶۷، البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو، اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا، اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

مسئلہ: مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والا کو چاہیئے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب اور نہ سب سے اعلیٰ۔ (خزائن العرفان)

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ (پ۳ رکوع ۵، ۲۷۱، البقرہ)

ترجمہ: اگر خیرات علانیہ دو، تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے۔ اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے۔ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: صدقہ فرض کا ظاہر کرکے دینا افضل ہے۔ اور نفل کا چھپا کر۔

مسئلہ: اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات دینے کی ترغیب دینے کیلئے ظاہر کرکے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے۔ (مدارک، خزائن العرفان)

وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا

اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ (پ۵، ۱۰۰ النساء)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا، پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (کنز الایمان)

مسئلہ : جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز رہ جائے تو وہ اس طاعت کا ثواب پائیگا۔

مسئلہ : طلب علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لئے ترک وطن کرنا خدا و رسول کی طرف ہجرت ہے۔ اس راہ میں مرنے والا اجر پائے گا۔

(خزائن العرفان)

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ

اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝

(پ۷، رکوع ۲، ۸۹، المائدہ)

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں نہیں پکڑتا، تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے۔ جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا۔ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے۔ تو تین دن کے روزے رکھے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا، جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے، یا کھلا دیا کرے۔

مسئلہ : کفارہ میں یہ بھی احتیاط ہے کہ خواہ کھانا دے خواہ کپڑا، خواہ غلام آزاد کرے، ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ : یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔

مسئلہ : قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے۔ (خزائن العرفان)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(پ ۸، رکوع ۱۰، ۳۱ الاعراف)

ترجمہ:۔ اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ، اور کھاؤ اور پیو، اور حد سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اور سنت یہ کہ آدمی بہتر زینت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیوں کہ نماز میں رب سے مناجات ہے۔ تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر و طہارت واجب ہے۔ (خزائن العرفان)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۸، رکوع ۱۱، ۳۲، الاعراف)

ترجمہ:۔ تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی۔ اور پاک رزق، تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے۔ ہم

یوں ہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے" کنزالایمان

مسئلہ : آیت اپنے عموم پر ہے۔ ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ، گیارھویں، میلاد شریف، اور بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں، وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔ اور اس کو ممنوع کرنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے۔ اور یہی بدعت وضلالت ہے۔ (خزائن العرفان)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پ ۱۱ رکوع ۱، ۹۹ التوبہ)

ترجمہ:۔ اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو خرچ کریں اسے اللہ کے نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں، ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (کنزالایمان)

مسئلہ : یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہٰذا فاتحہ کو بدعت

ونا روا کہنا قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ (خزائن العرفان)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (پ۱۱ رکوع ۲، ۱۰۳، التوبہ)

ترجمہ: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو۔ ان کے حق میں دعائے خیر کرو، بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ صدقہ لینے والے جو صدقہ پاکر دعا کرتے ہیں یہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ (خزائن العرفان)

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (پ۱۲، ۱۱۴، ہود)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں، اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں، خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ و ذکر و استغفار یا اور کچھ، مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں، جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (خزائن العرفان)

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (پ۱۵، رکوع ۳، ۲۴، بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا، نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔ (کنزالایمان) [1]

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہونچانے والی ہے، مردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے یہ آیت اصل ہے۔ (خزائن العرفان)

---

[1] فائدہ: آیۃ والدین کے حق میں دعائے رحمت کیلئے ہو مگر اسی آیۃ کے تحت حضور مفسر اعظم علیہ الرحمہ نے متعدد مسائل اخذ فرمائے

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(پ۶، رکوع ۵، آیت ۴، المائدہ)

ترجمہ: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا۔ تم فرماؤ کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں، اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے، انہیں شکار پر دوڑاتے ہو جو علم تمہیں خدا نے دیا ہے اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں۔ اور اس پر اللہ کا نام لو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت کے لئے دلیل نہ ہونا بھی اس کی حلت کیلئے کافی ہے (خزائن العرفان)

عشر کے متعلق مسائل

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٭ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(پ۸، رکوع ۴، آیت ۱۴۲، الانعام)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ، کچھ زمین پر چھئے ہوئے اور کچھ بے چھئے۔ اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے، اور زیتون، اور انار، کسی بات میں ملتے اور کسی میں الگ کھاؤ اسکا پھل جب پھل لائے، اور اس کا حق دو جس دن کٹے اور بے جا نہ خرچو۔ بیشک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں (کنزالایمان)

مسئلہ: لکڑی، بانس، گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار مراد ہیں۔ اگر یہ پیداوار بارش سے ہوں تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے۔ (یعنی دسواں حصّہ) اور اگر رہٹ وغیرہ سے ہو تو بیسواں حصہ۔

نیکی و بدی

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؗ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (پ۵، رکوع ۸، ۷۹ النساء)

ترجمہ:۔ اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہونچے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اور جو برائی پہونچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے، اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف برسبیل ادب ہے۔ خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعل حقیقی نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف جانے اور جب اسباب پر نظر کرے، تو برائیوں کو اپنی شامت کے سبب سے سمجھے۔ (خزائن العرفان)

چوری کی سزا

وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(پ۶، رکوع ۱۰، ۳۸، المائدہ)

ترجمہ:۔ اور جو مرد یا عورت چور ہو، تو ان کا ہاتھ کاٹو، ان کے کیے کا بدلہ، اللہ کی طرف سے سزا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں، اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود نہ ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب، اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی۔ خزائن العرفان)

رشوت

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○

ترجمہ: بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور، تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں فیصلہ فرماؤ، یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر لوگے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو، بیشک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔ (کنز الایمان۔ پ۶، المائدہ۔ ۴۲)

مسئلہ: رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہے۔ حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔ (خزائن العرفان)

بے دینوں کی مجلس

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

(پ۷ رکوع ۱۴، ۶۸، الانعام)

ترجمہ: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے۔ جب تک اور بات میں پڑیں۔ اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے۔ تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینی شاید وہ باز آئیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: بے دینوں کی مجلس میں دین اگر دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو تو مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے ثابت ہوگیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریر کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لئے شرکت کرنا جائز نہیں، اور رد جواب کے لئے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے۔ وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کو نصیحت اور اظہار حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔ (خزائن العرفان)

مباح

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ

فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○ (پ ۸، رکوع ۱، ۱۱۹، انعام)

ترجمہ:۔ اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا، وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا۔ مگر جب تمہیں اس پر مجبوری ہو۔ اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے، بیشک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کیلئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔ خزائن العرفان

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

ترجمہ:۔ تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی ہو کسی کھانے

والے پر کوئی کھانا حرام، مگر یہ کہ مردار ہو، یا رگوں کا بہتا خون یا بدجانور کا گوشت وہ نجاست ہے۔ یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ہے۔ ثبوت حرمت خواہ وحی قرآن سے ہو یا وحی حدیث سے۔ یہی معتبر ہے۔ (خزائن العرفان)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ (پ ۱۰، رکوع ۱۱، ۳۴، التوبہ)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: مال کا جمع کرنا مباح ہے، مذموم نہیں جب کہ اس کے حقوق ادا کیے جائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب الدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے۔ (خزائن العرفان)

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ (۴۲، التوبہ)

ترجمہ: اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا۔ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے، مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا۔ اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے، اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک ضرور جھوٹے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(پ۱۱ رکوع ۳ ۱۱۵ التوبہ)

ترجمہ اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جس چیز کی جانب شرع میں ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔ (خزائن العرفان)

سچوں کی صحبت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○

(پ۱۱ رکوع ۴، ۱۱۹ التوبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے۔ کیوں کہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اور اس سے ان کے قول کا مقبول کرنا لازم آتا ہے۔ (خزائن العرفان)

فاسق کی نماز جنازہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ پ۱۰، رکوع ۱۷، ۸۴، (التوبہ)

ترجمہ:۔ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ و رسول سے منکر ہوئے۔ اور فسق ہی میں مرگئے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر کی نماز جنازہ کسی حال میں جائز نہیں۔ اور کافر کی قبر پر دفن وزیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔ اور یہ جو فرمایا (اور فسق ہی میں مرگئے) یہاں فسق بمراد کفر ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے۔ جیسے آیت افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ میں۔

مسئلہ: فاسق (منافق) کے جنازے کی نماز جائز نہیں۔ اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہلسنت وجماعت کا مذہب ہے۔

مسئلہ: اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوا۔

مسئلہ: جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز بھی نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ: جب کوئی کافر مرجائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے۔ بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے۔ اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے۔ نہ بطریق سنت قبر بنائے۔ خزائن العرفان

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(پ۲۶، رکوع ۱۳، ۹، الحجرات)

ترجمہ:۔ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں۔ تو ان میں صلح کراؤ۔ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر پلٹ آئے۔ تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو۔ اور عدل کرو، بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ جنگ اور بغاوت سے باز آجائے۔ (خزائن العرفان)

اسراف یعنی بیجا خرچ سے متعلق مسائل

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (پ۱، رکوع ۱، ۳، البقرہ)

ترجمہ: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: انفاق میں اسراف (بیجا خرچ) ممنوع ہے یعنی انفاق خواہ اپنے نفس پر ہو یا اپنے اہل پر یا کسی اور پر ہو اعتدال کے ساتھ ہو اسراف نہ ہونے پائے۔ رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہے بلکہ ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے۔ اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو اور یہ بخل نہایت قبیح ہے۔ (خزائن العرفان)

شکر نعمت کا وجوب

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

(پ۱، رکوع ۵، ۴۰، البقرہ)

ترجمہ: اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔ اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: اس آیت سے شکر نعمت و وفا عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی سے ڈر نہ رکھے۔ (خزائن العرفان)

یوم عاشورہ کا روزہ

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ (پ۱، رکوع ۶، ۵۰، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچالیا اور فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا۔ (کنزالایمان)

فائدہ: یہ واقعہ روز عاشورہ کا ہے جس کے شکریہ میں قوم بنی اسرائیل روزہ رکھتی تھی۔

مسئلہ : عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔

مسئلہ : انبیاکرام علیہم السّلام پر جو انعام الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔

مسئلہ : ایسے امور میں دن کا تعین سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

مسئلہ : یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی یادگار کفار بھی اگر قائم کرتے ہوں تو جب بھی انہیں چھوڑا نہ جائے۔ (خزائن العرفان)

توبہ

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(پ۱، رکوع ۶، ۵۸، البقرۃ)

ترجمہ: اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ، پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ۔ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے۔ اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں۔

مسئلہ : زبان سے استغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا متمم ہے۔

مسئلہ : مشہور گناہوں کی توبہ بالاعلان ہونی چاہیئے۔

مسئلہ : مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں۔ وہاں پر توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

"انشاء اللہ" کہنے کی برکت

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ○

(پ۱، رکوع ۸، ۷۰، البقرہ)

ترجمہ: بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے صاف بیان کر دے وہ گائے کیسی ہے۔ بیشک گائیوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا۔ اور اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : ہر نیک کام پر انشاء اللہ کہنا مستحب اور باعث برکت ہے۔

والدین کی اطاعت

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(پ۱، رکوع ۹، ۸۳، البقرۃ)

ترجمہ:۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ اور نماز قائم رکھو۔ اور زکوٰۃ دو، پھر تم پھر گئے۔ مگر تم میں کے تھوڑے، اور تم روگرداں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے۔ والدین کے ساتھ احسان

کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں کہ تہِ دل سے والدین سے محبت رکھے رفتار وگفتار میں نشست وبرخاست میں ادب لازم جانے' ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری رکھے ان کے لئے فاتحہ صدقات تلاوت قرآن ایصال ثواب کرے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح وتقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔ (خازن) (خزائن العرفان)

آداب والدین کے متعلق مسائل

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (پ۱۵، رکوع ۳، ۲۴، بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اور ان کے (یعنی والدین کیلئے) عاجزی کا بازو بچھا۔ نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اگر والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ کی رضا، اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا۔ اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی سے بچو! اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا۔ نا قاطع رحم، اور نہ بوڑھا زناکار اور نہ تکبر سے اپنے ازار ٹخنے سے نیچے لٹکائے رہنے والا۔

(خزائن العرفان)

وراثت کے ثبوت میں

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

(پ۲۱، رکوع ۱۷، ۱۱ س۶، الاحزاب)

ترجمہ :- یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں، اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجروں کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو یہ کتاب میں لکھا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

حضور کی اطاعت کے وجوب میں

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؀

(پ۲۲، رکوع ۲، ۳۶، الاحزاب)

ترجمہ :۔ اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔ (کنزالایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے، اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے آپ کا بھی خود مختار نہیں۔

مسئلہ : اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ **فائدہ :** بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیوں کہ وہ حر تھے، گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعًا کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہو جاتا، اور وہ زمانہ فترت کا تھا۔ اور اہل فترت کو حربی نہیں کہا جاتا۔ کذا فی الجمل۔ (خزائن العرفان)

علم نجوم

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ

ترجمہ : پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں۔ (پ۲۳، رکوع ۶، ۸۹ الصفت)

(کنزالایمان)

(یہ آیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے)

مسئلہ : علم نجوم حق ہے۔ اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہوچکا ہے۔

مسئلہ : شرعًا کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا۔ یعنی ایک شخص کا مرض بعینہٖ کسی دوسرے میں نہیں پہونچ جاتا۔ مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی ہستیوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کا مرض ہوسکتا ہے لیکن حدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض دوسرے

میں نہیں پہونچتا۔ (خزائن العرفان)

توبہ کا وجوب

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

(پ ۲۵ رکوع ۴، ۲۵ الشوریٰ)

ترجمہ:۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے، اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہوتی ہے۔ اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی معصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو۔ اور ہمیشہ گناہ سے مجتنب رہنے کا پختہ ارادہ کرے۔ اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس حق سے بطریق شرعی عہدبرآ ہو۔ (خزائن العرفان)

حالت نجاست میں گفتگو

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ○

ترجمہ: کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ کنز الایمان۔ (پ ۲۶، رکوع ۱۶، ۱۸، ق)

مسئلہ: (نجاست وجنابت) ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اسکے لکھنے کے لئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو، یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں۔ بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر وثواب اور گرفت وعذاب ہے۔ اور جب آدمی بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتہ سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر (ٹھہر) شاید یہ شخص استغفار کرلے۔ خزائن العرفان۔

دیدار الٰہی

اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○ ترجمہ:۔ اپنے رب کو دیکھتے

(پ ۲۹ رکوع ۱۰، ۲۳، القیمہ)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی میسر آئے گا یہی تو اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔ قرآن وحدیث واجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف وبے جہت ہوگا۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: ہاں ہاں بے شک وہ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

(کنزالایمان، پ۳۰ رکوع ۸ ۱۵ المطففین)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئے گی۔ کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی ہیں اور جو چیز کفار کے لئے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت نہیں ہوسکتی۔ تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔

بیعتِ نسواں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ

مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ۲۸ رکوع ۸، ۱۲، الممتحنہ)

ترجمہ: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ اور نہ چوری کریں گی، اور نہ بدکاری، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں۔ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔ تو ان سے بیعت لو۔ اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ: خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے یعنی بیعت زبان سے یا کپڑے وغیرہ کے واسطہ سے۔

برتنے کی چیزیں

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

ترجمہ: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے (کنز الایمان) پ۳۰ ع ۲۲ ـ الماعون

مسئلہ: علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے۔ اور عاریۃً دیا کرے۔ (خزائن العرفان)

دُعا و تعویذ اور گنڈے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے

(کنز الایمان۔ پ۳۰ ع ۳۸ ـ الفلق)

مسئلہ: تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیات قرآنی سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوں۔ حدیث شریف میں ہے اسماء بنت عمیس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ انہیں عمل کروں۔ حضور نے اجازت دی۔ (ترمذی)

مسئلہ: گنڈے بنانا اور اس پر گرہ لگانا آیات قرآنی یا اسماء الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اسی پر ہیں۔ اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم

صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذتین پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

(خزائن العرفان)

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی
الامین الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیر خلقہ محمد و الہ
وصحبہ اجمعین ۝

تمت بالخیر

توجہ فرمائیے

ادارے کی ہدیۃ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی — زکوٰۃ کی اہمیت

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل — فتاویٰ حج و عمرہ

امام احمد رضا قادری رضوی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

میلاد ابن کثیر، عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنّت کا کردار

ان **کتب خانوں پر دستیاب ہیں**

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہولسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی

رابطے کے لئے: 021-2439799

تنظیم افکار صدر الافاضل